
AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923
LUCKNOW
۱۹۲۳
اودھ پنچ
अखबार
अवधपंच
लखनऊ

جلد ۸ نمبر ۴۲

مضامین غیر

جمعہ ۲ نومبر ۱۹۲۳ء

طوقِ زریں در گردنِ خر

یا بیا پنچ! ان دنوں کونسل کے اُمیدوار کچھ عجیب عجیب کینڈے کے نظر آتے ہیں جس کو دیکھو کونسل کی طرف دوڑا جاتا ہے ہر طرف سے ووٹ ووٹ کی پکار ہے۔ خان بہادر، رائے بہادر، وکیل ہو یا مختار، پیشہ ور ہو یا زمیندار، بنیا ہو یا ساہوکار، ڈوم ہو یا چمار، جسے دیکھو سر پہ ممبری کا بھوت سوار، سب اپنا الا بلا، الم غلم، چھری بکری، گھر دوار [illegible] دھوتی لنگوٹی چھوڑے برساتی کیڑے یا ڈینگو فیور کے مچھر کی طرح ووٹروں کے ناک میں گھسے۔ اب تو شامت کا دمامہ ہے قہر [illegible] ہے۔ غرض جیسا جانیے۔

واللہ یہ ممبری بھی طرفہ معجون ہے اُمیدوار خاصا مجنون ہے بہت لوگ تو ایسے ہیں کہ نہ علم ہے نہ واقفیت نہ قانون ہے مگر سر میں ممبری کا جنون ہے۔ ووٹروں کے یہاں دوڑ دھوپ میں نہ گرد گرد آتے جاڑوں کا احساس ہے نہ فکر تپش جون ہے۔ ووٹ کے گرد کا وحشی میں رنگ فق ہے حالت زبوں ہے۔ جس طرح مستی کے زمانے میں بیچارے فلک زدہ آفت رسیدہ پاؤں میں چیتھڑے باندھے ایک رام دھائی سے بڑھیا مر گئی فاقے سے کی صدا لگاتے ہیں اسی طرح یہ ووٹ کے مارے ممبری کی آرزو کے ستائے بیچارے گھر گھر جاتے ہیں در در گڑگڑاتے ہیں، اپنا دکھڑا سناتے ہیں لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ ووٹروں کو طرفدار بناتے ہیں، نسب نامہ شکل نامہ بغل ہاتھ میں ہے حقیقی نسبی سببی عینی علاتی اخیافی اور منہ بولی رشتہ جوڑتے ہیں۔ اگر کوئی سمک بیٹھا تو سبحان اللہ ووٹ پانے کا حق ثابت ہو گیا ورنہ باپ دادے کا شجرہ سناتے ہیں۔

ووٹر صاحب کے چچا کے ماموں کے پھوپھا کے باوا کے سالے کے بہنوئی کے فرزند بن بیٹھے اور اس طرح شامل برادری داخل قرابت ہو کے لگے واسطے دینے۔ نانی جان کی روح کا واسطہ۔ پھوپی اماں کی قبر کا تصدق۔ بھئی ووٹ دینا تو ہمیں کو دینا۔ جب اس سے بھی کام نہیں چلتا تو پھر اشتہار لیاقت کہیں مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ دینے میں دریادلی ہے سخاوت ہے، نت نئی ادا سے اظہار شرافت ہے۔ کل کا ذکر ہے کہ ایک خاندانی رئیس میر نتھو کے صاحبزادے بلند اقبال سلمہ اللہ مع متعلقین و مصاحبین [illegible] و رفقا و احباب و اعزا و خیر اندیشان و وظیفہ خواران مددگار و خیر خواہان [illegible] ادھر ادھر پاؤں کا [illegible] ایک دوست کے مکان پر [illegible] حضرت آپ کون ہیں؟۔

جی کچھ نہ پوچھیے مولوی [illegible] اللہ کے نواسے ماشاء اللہ کے صاحبزادے ضیاء اللہ کے پوتے شکر اللہ کے سالے الحمد اللہ کے بہنوئی قدرت اللہ کے سالے حسبی اللہ کے سمدھی ہیں۔ ممبری کی معشوقہ نے دیوانہ بنایا ہے الف کے نام لٹھا بھی جانتے نہیں مگر کونسل میں گھسنے اور کرسی توڑنے کا خبط ہے در بدر ووٹ مانگتے پھرتے ہیں۔ گھر میں اللہ کا دیا کھانے کو بہت کچھ ہے مگر ممبری کے غم میں ڈبلے ہوتے جاتے ہیں۔ آپ جانیے یہی دن ہیں۔ اگر اس عمر میں ممبر کونسل نہ ہوئے تو کیا بڑھاپے میں ہوں گے؟۔

آپ پبلک سے بجا طور تحریری اقرار کرتے ہیں کہ کونسل کی جنتی اور اجنبی زبان انگریزی کچھ میں آئے یا نہ آئے پبلک کے دعاوی کونسل میں پیش کرتے رہیئے۔ اور اگر کوئی تقریر پبلک کے فوائد کے خلاف کونسل چیمبر میں ہوئی تو فوراً احتجاج فرمائیے گا۔ کاشتکاروں کو زمیندار بنوانے کا بیڑا اُٹھاتے ہیں مزدوروں کو [illegible] ملک بنوانے کو [illegible] لیتے ہیں۔ آپ کا ارادہ ہے کہ کونسل کی زبان اردو یا ہندی ہو جائے کیونکہ زبان کی اتنا نہیں ہے صرف کونسل کی [illegible] سمجھ میں آنے کے لیے آپ بے چین ہیں۔

کس طرح وہ سمجھیں گے [illegible]
ہے میری زبان اور فرشتوں کی زبان اور

آپ کا یہ بھی ارادہ ہے کہ [illegible] مضامین تعلیم موقوف کیے جائیں اور حاصل ملک کا نصف حصہ خانقاہوں، قبروں اور درگاہوں، مزاروں، گوردواروں کے واسطے وقف کر دیا جائے۔ ہم نے صورت دیکھی۔ واہ واہ یہ شملہ اور یہ سامان [illegible] میں قوام دیکھیں عقلوں کا۔ بڑے بڑے جیسے جائیں [illegible] پوچھے، کتنی [illegible] کی بھی چلیں۔ جہاں گھوڑے داغے جاتے تھے وہاں گھوڑے نے بھی پاؤں بڑھا دیئے۔ مکھی بھی کہتی ہے میرے نعل بندھوا [illegible] بھی کیے مجھے مکھی سے کھاؤ۔ ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔ [illegible] سمجھے تیری [illegible] کوا نہ کا جانا [illegible] باجا۔ سڑی سی صاحبی [illegible] کا۔ ڈھائی درخت ببول کے میاں باغ میں بیٹھے ہیں۔ صورت دیکھیے پر کوئی [illegible] نہ آنکھ نہ ناک [illegible]۔ ڈولی نہ کہاریں بی ہوئیں تیار۔ صورت نہ شکل بھاڑ میں سے نکل۔ ہاتھ نہ گلے کانوں میں پیاز کے ٹکڑے۔ طوق زریں اور در گردن خر۔ بڑھیا کا صدقہ اور باسی ساگ۔ الغرض اوصاف ذاتی سے اسباب نسبی و صفاتی کا پیمانہ کبھی [illegible]۔ مولانا کی [illegible] سے اتنی اُمید ہے کہ وقت پڑے میں اس تجویز سے اختلاف کرتا ہوں کہہ سکیں گے۔ بھلا یہ ہمارے سب دال کے بودم کیا بنا لیں گے۔ [illegible] ہوتا ہے تو کاغذ کو [illegible] سے [illegible] رکھتا ہے یہ جاندار ہیں مگر ان سے اتنا کام بھی نہیں نکل سکتا ہم حیران ہیں کہ اس فضول حرکت سے انکا منشا کیا ہے؟

لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سب بڑے حضرت کی کارروائی ہے یعنی تارکین موالات کے رقیب اس لیے کھڑے کیے جا رہے ہیں کہ ووٹ بازی کی [illegible] سے اس [illegible] کھسوٹا میں ایک آدھ [illegible] ہاتھ لگ جائے کیا مستی کی لگی بجھی قرابت کے تصدق۔ قدیمی خاندانوں کے طفیل میں دس پانچ ووٹ مل جائیں گے اور ان کو ایڈیٹروں کو اتنا ہی نقصان پہنچ جائے گا [illegible] کافی ہے تسلی کے لیے گو کامیابی کی امید [illegible] مگر [illegible] لوگوں سے کام نہیں [illegible]۔ مانا کہ حضرت صاحب اختر ہیں لیکن جب دنیا کو معلوم ہو گا کہ یہ قسمت معاملہ فہمی حضرت میں [illegible]

تو کامیابی کی جانب سے ناامیدی قسمت میں لکھی ہوئی ہے ٹل نہیں سکتی۔ جب ایروں کی جارگین ہوالات کے۔ تا ہے نہیں چلتی تو یہ کس کمیت کی مولی ورکس کیاری کے ساگ ہیں جو پڑوادار ہینگے۔ ان ہیکن ہے کہ بقول حضرت پنچ "وہ" یعنی بی گھر بسی یعنی بچوں کی والدہ یعنی بیگم صاحب یعنی نوشاہ کی دولھن یعنی بہتر نصف حصۂ جسم مدد پر آمادہ ہو جائیں۔

چنانچہ "یا لال زبان یا تال قرآن" مولانا پنچ کی زبان مبارک سے یہ پیش گوئی ہو تا ہے ابھی "نکلی ہی تھی کہ یاروں نے اس چلتی ہوئی تدبیر کی آزمائش شروع کردی سنیے ہیں کہ روانی کوشش کے علاوہ زنانی کوشش در پردہ نہیں کھلے خزانے کی جارہی ہے۔ "ہاں ہاں اوں ہوں اوں ہوں" کے بعد ڈولا اوچھلا۔ میری ساتھ ہے "گھم گھم ڈولی" بسم اللہ کہا اور ووٹر کی ڈیوڑھی آباد۔ ارے بھائی کہاروں کہاں سے سواری لائے ہو؟ "جی راج گڑھ سے" خیر باشد؟ غرض پردہ ہوا اور بیگم صاحب اندر داخل۔ سلام بندگی مزاج پرسی خیر طلبی کے بعد ووٹ کا تقاضا شروع ہوا۔ دولھا بھائی اللہ جانتا ہے جو تم نے اُن کو ووٹ نہ دیا تو بڑی لوت بگڑ جائے گی۔ اے ہے تم کیسے سنگدل ہو۔ آج چار مہینے ہو گئے اُس اللہ کے بندے نے مارے زبان نہیں لگائی ہے ووٹ ووٹ کی جھپٹی لگی ہے۔ اسی فکر میں دُبلے ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھیے جو کہیں خدانہ کرے دشمنوں کے کان بہرے۔ انکو ووٹ نہ ملے تو جان پر بن جائے گی۔ دیکھو میرا فرزند دیکھیے بچی کو بیٹے بچے کو بے سے کہے میرا حلوا کھائے جو "ان کو ووٹ نہ دے" ابھی تک اس زنانی کوشش کا جادو عزیزوں پر پڑ رہا ہے۔ اگر ترقی ہوئی تو اخبار کو بھی اُمید رکھنی چاہیے۔ انجانب اسی آرزو پر زندہ ہیں۔ ارے ہاں کونسل کی ابھی ایسی تیسی ہیں وہاں نان کوآپریٹر جائینگے تو پولیس انکو نکال دیگی۔ کوآپریٹر موجود ہی ہیں مگر "چہ خفتہ رچہ بیدار" اب ان جہالت پرور حضرات کے لیے میدان خالی ہے۔ انتخاب سے نہ سہی سرکار کی مہربانی سے کونسل توڑنے کے بعد ایسے ہی حضرات سے کرسیاں بھری پڑینگی۔ آ آ آ

کر آفتاب فرو خورد اگر بادیث نسازد چہ کند؟ پھر ہم کیوں مروت توڑیں۔ ہم سے یہ نہ ہو سکے گا کہ کوئی دامن پکڑے اور نازک نازک ہونٹوں سے ایک بار ہمارا ووٹ مانگے اور ہم انکار کر جائیں۔ ابھی ہم نے طے کر لیا ہے کہ "اوں ہوں" ووٹ دینگے پنچ کمیت دیکھے ضرور دیں گے ڈنکے کی چوٹ دینگے۔ وہ دل کہاں سے لائیں جو گردن ہلا کے کہے "اوں ہوں" انکار کا یہ محل نہیں ہے۔

راقم
ووٹر
بقلم
ع۔ ل سیّد صاحب بہاری

غزل

مکرمی تسلیم۔ عرصہ کے بعد ایک غزل نذر پنچ کرتا ہوں۔ اگر قبول افتد زہے عزو شرف:

عدو اور وہ ہیں پرانا گلہ سب دیکھ سکتے ہیں
بجا ناہے وہ طیبہ منہ سے یہ کاکر تھر سکتے ہیں
کہا تھر نہ ٹوٹے ورنہ تم سے دام سے لینگے
جو دیکھا وحشیوں کو سنگ در سے سر پٹکتے ہیں
گرہ تھا یہ مکاں ہے یار کا تی صد چاشن ہے
دل عشاق مینڈک کی طرح پر پھدکتے ہیں
کہا میں نے پھٹک کر ناک پہلو میں مرے بیٹھو
ہنسی یہ ضد تو دیکھو اور وہ پرکو سرکتے ہیں
ہے مجنوں باپ کے کاندھے پہ لیلےٰ ماں کی گودی میں
خدا معلوم کیا ہے راز جو دونوں پھڑکتے ہیں
یہ مانا ہے اگر سبزہ نہیں ہیں مو تو اے اختر
ہیں کیوں دیکھو کر گمشل ہیں ابی وہ اچکتے ہیں

آغا اختر کانپوری

پنچ ل خدا خدا ل پنچ

لکھنؤ میں وائسرائے کی تقریر

اور

انجانب کی تحریر

(نمبر ۲)

سنیے حضرت!

اگر آپ وائسرائے کی حیثیت سے یہاں نہ آتے تو قوانین اخلاق و مروت کا یہ مقتضے تھا کہ ہم آنکھیں بچھاتے جا مہمان خدا نے مہمانوں کی تواضع کو ایک مذہبی فرض کی طرح ادا کیا ہے۔ رسول عربی کے ایک باخدا صحابی مصاحب سلمان فارسی تھے انکی نسبت مورخین کا خیال ہے کہ وصایت حضرت عیسیٰ ا مسیح منتقل ہو کے ان کی ذات پر ختم ہوئی تھی مال دنیا سے انکے پاس ایک دست بچھانا نیا ما پاس اور ایک مٹی کی ہنڈی تھی سر اتفاقاً ایک دو مہمانی انکے مہمان ہوئے۔ روکھی سوکھی ہنڈی مسلمان نے مہمان کے

سامنے رکھی اور کہا بسم اللہ۔ میزبان نے لقمہ اٹھایا اور کہا بھئی اگر نمک بھی ہوتا تو روٹی زیادہ خوش ذائقہ ہو جاتی۔ میزبان نے گھر کی جھاڑی زمین کو تجسس کی نگاہ سے دیکھا۔ دھنی کے سوا وہاں رکھا ہی کیا تھا دھنی اٹھائی بنیے کی دوکان پہ پہنچے دھنی کے عوض نمک لائے اور مہمان کے حوالہ کیا۔ مہمان اور میزبان نے کھانا کھایا اُس طرح نہیں جس طرح آپ نے قیصر باغ کی دربارگاہ میں فرشوں پر ہاتھ صاف کیے۔ یہ کھانا اور طرح کا تھا۔ کھانے کے بعد مہمان نے کہا "اُس خدا کا شکر جس نے ہم کو قناعت کرنیوالوں کی فہرست میں داخل کیا۔ میزبان مسکرائے اور کہا کہ دوست اگر قناعت ہوتی تو میری دھنی بچ جاتی" لکھنؤ میں آپ کا ورود مہمان کے طور پر نہیں تھا بلکہ لارڈ کرزن کی سُنت کو تازہ کرنے کی غرض سے تھا۔ جب لارڈ کرزن یہاں آئے تھے تو زمانہ سستا تھا۔ نمک سستا تھا۔ نمک ایسی چیز نہ تھا کہ اسکے لیے دشمنوں کی دھنی سے ہاتھ دھونے پڑتے تھے۔ انکم ٹیکس کا نصاب خود لارڈ کرزن ہی نے کم کرایا جس سے چھوٹی آمدنیاں ٹیکس سے محفوظ ہو گئیں۔ تقسیم بنگالہ کے سوا انھوں نے بے قاعدہ دل آزاری نہیں کی تھی۔ لارڈ کرزن گھر سے "یا انصاف" کا وظیفہ پڑھتے نہیں آئے تھے اور خلیفۃ المسلمین کی مسندوں کی نقل بوٹوں پر نہیں چڑھائی تھی۔ الغرض ملک کی حالت بھی کچھ اور تھی اور تمہارا کی حالت بھی کچھ اور۔ کرزن اگر دھوم سے آئے تھے تو اس دھوم دھام میں بزرگی کا شریک ہوئی تھی۔ پس آپ کا یہ کہنا کہ "اپنے زبردست پیشرو (لارڈ کرزن) کی طرح میں بھی خیال کرتا ہوں کہ اس قسم کی تقاریب (جیسے ڈھول ڈھمکوں پوں پوں آتشبازی بینڈ روشنی وغیرہ) فی نفسہ ایک اہمیت اور خاص معنی رکھتی ہیں" کسقدر بھونڈی سی بات ہے۔ بوڑھے اور جوان میں بہت فرق ہے۔ بوڑھے منہ پر سہرا اور لال جوڑا زیب نہیں دیتا۔ اورنگ زیب عالمگیر پیر تھے گھوڑے پر سوار جا رہے تھے ایک مسخرے نے کہا اب

دلّی کو بڑھا خصم (شوہر) ملا ہے۔ بڑھاپے کو جب بادشاہ نے یوں چھپایا کہ گھوڑے کو تنگوری (ایک قسم کی چال) کودانے لگے۔ بھٹیاری ہنس کے بولی۔ "بوڑھا بھی ہے اور مسخرا بھی ہے" سچ پوچھیے تو آتشبازی اور خواہ مخواہ کی آرائش کو اصلاح و تہذیب یا مضحکات سے بہ نسبت تقدس کے زیادہ تعلق ہے۔ آپ نے یہ بات بالکل نئی کہی کہ جب ایک فرمانروا یا اسکا نائب ملک کے سربرآوردہ اشخاص سے حشم و خدم کے رواج و مراسم کے ساتھ ملاقات کرتا ہے تو شانِ تقدس دوبالا ہو جاتی ہے جسکا سلسلہ ہندوستان کے پُرانے زمانے تک پہونچا ہے" یہ ایسی نرالی بات ہے جس کو آپ کے پیشرو وائسرائے زبان سے نکال نہ سکے۔ اگلے زمانے کے شانِ تقدس میں یہ لوازم داخل نہ تھے نہ ایسی ڈھول ڈھمول پوں پوں دھوم دھڑکے سے مقدسین خوش ہوتے تھے۔ یہ تمام لوازم، اقتدار کی نمائش سے وابستہ تھے۔ اقتدار کی نمائش کا اکیلا ہی عنوان نہ تھا بلکہ غربا و مفلسین کو ہزاروں روپے تقسیم کیے جاتے تھے۔ اُمرا کو معافیاں جاگیریں دی جاتی تھیں۔ خلعت ملتے تھے۔ اگر پُرانے رواج سب کے سب باقی رکھے جاتے تو ہم سمجھتے کہ اس رسم قدیم کی تقاضوں پر انصاف ہے۔ اور اب تو یہ خواہ مخواہ کی دھین دھونگڑی ہے۔ رہا یہ خیال کہ ان تمام تکلفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حاکم و محکوم کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ اس حجت میں کوئی جان نہیں ہے۔ اس تمام سامان اہتمام کا بار اگرچہ غریب ادنے درجے کے محکوموں کو اٹھانا پڑا ہے لیکن درحقیقت ان کو اس سے رتی بھر لگاؤ نہیں۔ آپ آئے بھی اور چلے بھی گئے سوائے چند تعلقداروں اور رئیسوں کے کسی کو نہ معلوم ہوا کہ کون آیا کون گیا۔ بعض مصیبت زدہ اشخاص نے جو تماشائیوں کے ساتھ مل کر دولت میں آگ لگنے کا کھیل دیکھنے چلے گئے تھے ہر پھلجھڑی پر ٹھنڈی سانس بھری ہر چرخی کے چھوٹنے پر سر پکڑ لیا جو ہوائی چھوٹی وہ انکے چہرے کی نقل کرتی ہوئی چھوٹی۔ مہتاب نے آنکھوں میں اندھیرا چھایا۔ انار نے آہ شرربار کا

نقشہ کھینچا۔ بہت پھول نے ہاتھ پاؤں پھیلائے گلشن چرخ نے ہوش اڑا لیے۔ پھر رد ملے دماغ پراگندہ کیا۔ تخلد نے نالہ سر کیا سرو نے شمع دل میں آگ لگے تیر بیدا کیے۔ گولے نے سینہ توڑا۔ دیا تتیاں نے تاب و تواں کو تڑپ کیا۔ تارے نے بے ثباتی دنیا کی یاد دلائی۔ غبارہوں نے نیچا دکھایا۔ گلوری نے خون تنا بہایا۔ کرنجوے نے رنج پہونچایا۔ بڑکی نے خاشاک صبر میں دکا لگایا۔ چاہی جوہی تعلقات کی نازکی پر ترے کی طرح ہنسی پڑا کے کے تڑاقے نے حواس کو بہکایا۔ مرشد نے دیدے چڑ چڑ کیے۔

اگر حضرت ان چند تعلقداروں اور رئیسوں کو جانچ یقیم کی رعایا بننے کا حق آپ کا انصاف عطا کرتا ہے تو ہم یاد کرتے ہیں کہ آپ نے ہیچ طبقات رعایا کے سرگروہوں سے "دیوجہ احسن پوری شملی" کے ساتھ ملاقات کر لی اور خیر خواہی سلطانیہ کا پورا حق ادا کر دیا۔ اگرچہ اس شان میں کسیقدر غرور اور ماقراہت کی جھلک موجود ہے) آپ کہتے ہیں۔ یہ ظاہرداری عکس ہے اُس ارادت و عقیدت کا جسکو شرفا اور شائستہ شہری حکومت کا حق سمجھتے ہیں" شائستہ شہریوں کی تمام مقام میونسپل بورڈ ہے جس نے غالباً لارڈ کرزن کو ایڈریس دیا تھا لیکن افسوس ہے کہ اب کی یہ حق ادا ہونے سے رہ گیا۔ یا تو شائستگی کی صفت شہریوں سے غائب غلّہ ہو گئی یا شرفا کا دل آپ کی طرف سے میلا ہے۔ بہر حال دھنی گئی تو گئی بارے نمک تہی کی رسم ادا ہو گئی۔ آپ اتنے ہی پر خوش ہیں تو ہم بھی خوش ہیں۔ ایسے ہاں قناعت پسندی کا ثبوت اسیقدر کافی ہے۔ ایشیائی دربار کا ناقص نمونہ آپ نے بھی دیکھ لیا اور ہم نے بھی۔ دینے دلانے کا بحث میں مذکور ہی کیا ہے۔ تعلقداروں کی انجمن سلامت رہے۔ اب تو بیسیوں تعلقداریاں فنا ہو گئیں پھر بھی اگر ایک تعلقدار بھی زندہ ہے تو وہ اسی اسراف کے ساتھ مہمانداری کے شرائط ادا کرنے پر آمادہ رہے گا ہمیں اسکا پورا یقین ہے۔

آپ نے آگے چل کے اس بات پر افسوس کیا ہے

کہ اس وقت لکھنؤ والے سیلاب کی زد میں ہیں جو بندے پورے آلام و مصائب میں مبتلا ہیں۔ سخت حسرت افسوس کرتے آپ کی بالشکر ہے کہ آپ کی آؤ بھگت میں بہ عنایت خود فراموشی کسی کو بھی نہیں ہوئی تکالیف و نقصانات کی نہ بلکہ تلافی کا ثبوت اس سے بڑھ کے اور کیا ہو گا اور ایسے قوی ثبوت ملجانے کے بعد اس حسن ظن کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی کہ حکومت اور تمام طبقات ملک نے باشتراک باہمی مصیبت زدوں کی اعانت و امداد کی تدبیریں اختیار کی ہیں۔

اگلے بادشاہ جنکے قائم مقامی کا حق آپ کو حاصل ہو گیا ہے جیس بدل کے رعایا کا حال دریافت کرتے تھے اگر آپ صرف ظاہری ٹیم ٹام کو ہم دم رہا ہے گیا ہے کہ سنت شاہان ہند نہ سمجھتے اور جیس بدل کے مصیبت زدوں کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد یہ حسن ظن ظاہر فرماتے تو ہم کوئی انکار نہ کرتے اب یہی ممکن ہے کہ اپنے مصارف دورہ و دعوت کا حساب دیکھیے اور رقم اعانت مصیبت زدگان کو اس سے ملائیے۔ کمی بیشی تلافی و اعانت کا حال اچھی طرح واضح ہو جائے گا۔ کسی دلیل کی ضرورت نہ رہے گی

آپ فرماتے ہیں کہ اس صوبہ کے اطراف و جوانب میں آچکا ہوں لیکن صوبہ کے مرکز کی سیاحت زمانہ حال پر اٹھا رکھی۔ برا نہ مانیے تو ہم کہیں کہ یہ بھی غلطی ہوئی ہماری رائے یہ ہے کہ آپ کے عہد حکومت کی داغ بیل نازک زمانہ میں ڈالی گئی لہذا آپ کو آنے کے ساتھ ہی بغیر اس خیال کے کہ قدیم شاہانہ طریقے سے آؤ بھگت کی جاتی یا نہ کی جائے گی حصص ملک کی دیکھ بھال کرنی چاہیے تھی۔ آپ اس حکمت پر عمل کرنے کے بعد ضرور کسی ایسے ڈھرے تک پہونچ جاتے جو آپ کے عہد کو نیکنامی کی منزل تک پہونچا رہتا۔

جغرافی حالت پر نظر کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ بلحاظ تاریخ ان صوبجات کا ان شاہی خاندانوں سے تعلق ہے جنھوں نے بہ زمانہ ماضی تاریخ ہند میں گرانقدر حصہ لیا تھا۔ لیکن جن شاہی خاندانوں کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے ان کی ظاہری و باطنی حالت کوئی ریویو نہیں کیا۔

آگرہ کا تاج محل اور آصف الدولہ کا امام باڑہ بجنسہٖ بجائے خود قائم ہیں لیکن آج ان عمارتوں کے مالکوں کی اولاد تباہ و برباد پھر رہی ہے جو تیوں میں بانٹ دئیے گئے ہیں۔ نہ انکی تعلیم کا کوئی انتظام ہے نہ انکے بود و باش کا۔ آخری شاہ اودھ غالباً تابعین شاہ انگلستان کی طرف سے یہ حسن ظن رکھتا تھا کہ ملک و مال املاک و عقار سپرد کر دینے کے بعد اسکا خاندان رحم اور مروت سے محروم نہ رکھا جائے گا۔ وہ بیچارہ منتظر تھا عیش پرست تھا۔ کاہل تھا۔ غافل تھا اس نے اگر عام رعایا کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھا تو اپنے خاندان کے لیے بھی کسی بہشت کے دروازے نہیں کھولے۔ مگر آپ تو منتظم بھی ہیں بہی خواہ خلق بھی ہیں خدانخواستہ عیاش و شوقین بھی نہیں ہیں جو سادات کی حد کو نزاکت کی حدت ملاتے ہیں آپ نے جو سب دھان انہیں بخیر کیا دیئے اور انکی خبرگیری نہ کی تو کون صاحب مروت و عدالت ادا کیا۔ وثیقہ کی رقم جاری کر دیں تو کوئی نسبت نہیں رکھتی اگر محاصل ملک سے کوئی مد نہیں کی جا سکتی تھی تو کیوں رقم ترکہ مستفی اور اس کے افراد خاندان کی تعلیم و تربیت میں بھی بڑھایا جاتا۔ یہ وہ بیچارے ہیں کہ ان کو پیر مرشدی نہیں ہیں آپ اگر خواب میں بھی ایک مرتبہ ان کا سلام منظور کیجیے تو عمر بھر سلام کرتے رہیں ایسے وفادار ہیں۔ آصف الدولہ نے امام باڑہ اس لیے نہیں بنایا تھا کہ حکام اُسمیں تشریف لائیں۔ واجد علیشاہ نے آصف الدولہ کا امام باڑہ اس لیے نہیں چھوڑا تھا کہ انکی اولاد کی یاد ہنگام کے دنوں میں اسکی زیارت سے تازہ ہو جایا کرے شہر کے واسطے اگر یہ عمارت قابل فخر ہو تو ہو۔ بانی کے با خبر اہل خاندان تو اسکو دیکھ کے کڑھتے ہیں۔

اے حضرت! کہنے والوں کی زبان کون روک سکتا ہے یہ خیال کیجیے کہ جو کچھ انجناب نے لکھا ہے اُسمیں سن گردست شکایتوں کو کچھ دخل ہے۔ ہرگز نہیں۔ ان کو اپنے پیٹ کچھ کہتے ہیں اسکی خبر آپ کو فوراً پہونچ جاتی ہے مگر وفاداران شاہی کی شکایتیں شائع نہیں ہوتیں وہ در گزرتے چپالا۔ بیچارے سے دانہ دانے سے لباس جڑا گھاؤ بن گیا۔ دبی زبان سے ذہنی صحبتوں میں چرچے کرتے ہیں۔

وہاں صاحب! اب تو کوئی وثیقہ نہ دائمی ہے نہ ضمانتی ہے۔ سرکار کا تصدق ہے جب چاہے دے جب چاہے نہ دے۔ وثیقہ کی کچہری کا ہے کو عالم بالائی کا حمام بادگرد ہے اہل کار سنگی صورت میں اپنا حق ثابت کرنے کے لیے اگر کہیں کچھ حال پوچھا تو کوئی سکا جواب نہیں ملتا بجز سرکاری کچھ مگر زبان پر آئے۔ کاغذوں کی نقل نہیں دی جاتی ابا جان کے سر کی قسم ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ ہمارا وثیقہ کس پالیسی کی جڑ سے نکلا ہے۔ بس اتنا معلوم ہے کہ سالار جنگ کے نواسے ہیں وہ بھی صاحب آئی والوں سے گنگوا والے ہیں اس زمانے میں معلوم ہوا نانی کی پنشن سے سوا چار پائی کی تنخواہ تنی تھی وہ سرکار نے مول لے لی۔ بس اسی خرید و فروخت کے جھگڑے ہیں حال کھلا۔ کسی اشتہار میں بھی وثیقہ کا حال نہیں چھپتا۔ یہیں جب وفادار و غیر وفادار کا کوئی امتیاز نہیں ہے بلکہ جو غیر وفادار ہیں وہ رقم لے کے کچھ نہ کچھ ہمیں بیٹھ لے جاتے ہیں اور بیچارے وفادار محض اس امید پر زندہ ہیں کہ حکومت کے عہدہ داران معاملات کی وجہ سے جو پہلے ہو چکے ہیں از خود توجہ کریں گے تو ظاہر ہے کہ وثیقہ کی تقسیم جزوی تجزیے پر منتہی ہو جائے گی اور چند صورتیں جو اس قدیم حکمران خاندان کی نام لیوا آج تک باقی ہیں عدم تعلیم و فقدان وجہ معاش کی نذر ہو جائیں گی۔ آصف الدولہ کا امام باڑہ صرف رہ جائے گا باقی اللہ خیر صلاح۔

ان وفاداروں کی حالت دیکھ کے دنیا بے وفا ہوئی جاتی ہے سب بھولے نے وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے۔ وفاداروں کی ناقدری کا یہ سلسلہ سنت زمانہ سے قائم ہے۔ اور آپ یقین کیجیے کہ جبر وفادار بنانے کی طاقت کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک صلہ وفاداری کا نمونہ پیش نظر نہ ہو۔ خیر خواہوں کی زبان بار بار اس بارے میں حرکت کرتی رہی مگر ان کی تمثیلیاں لکھتیں تو سماعت ہوتی۔ (باقی آئندہ)

الراقم — نیک نیت نصیحت پیشہ



حکومت پنجاب کے کچھوے اور سکھوں کا باز

کچھوے:- دوست تم اڑتے ہو ہمارا جی گھبراتا ہے۔

باز:- پھر کیا کروں اڑنا تو میری سرشت میں داخل ہے۔

کچھوے:- اچھا تو بیٹھو تمہارے پر کتر دیں۔ نہ پر ہوں گے نہ تم اڑو گے۔

طلائے مسیحی

وہ بے نظیر طلا ہے جو حکیم
مسیح الدولہ مرحوم نے
جانِ اودھ کے لیے تیار
کیا تھا۔ یہ طلا تعریف سے
مستغنی ہے کارخانہ کو
اس نسخہ پر بھی بہت بھروسا
ہے۔ فی تولہ ...... ۵؏

طلائے جوہری

یہ طلا بھی عجیب العمل ہے
اعصاب کو خاص طور پر فائدہ
پہنچاتا ہے قیمت فی تولہ ۵؏

بے نظیر تکمید

چوٹ بڑے مجرب ہیں، یہ تکمید
چوٹوں کے لیے نہایت مفید ہے
اور درد کو فوراً دور کرتی ہے قیمت ۸؏

طلسمی سفوف

جریان ضعف باہ کثرت احتلام
کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے
پندرہ خوراکوں میں بین فائدہ
ظاہر ہو جاتا ہے۔ قیمت پندرہ
خوراک .... ۹؏

سفوف مقوی معدہ

ضعف معدہ۔ بدہضمی۔ ریاح بادی
اور جگر کے ہضم کی خرابیوں کو
دفع کرنے میں بے مثل ہے۔
۱۵ خوراک .... ۱۲؏

سفوف سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک کے کھونے
میں بے نظیر ہے فی تولہ ۱۰؏

دواخانہ کیمیائے اودھ کے بہترین مرکبات

دواخانہ کیمیائے اودھ تقریباً دس سال سے طب یونانی کے اہم ترین خدمات (زیر سرپرستی مسیح الدولہ) عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ شاگرد رشید جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب مدظلہ العالی، انجام دے رہا ہے۔ ناشی اور ناواقف دوا فروشوں نے اپنی نااہلی سے یونانی طب کے اثرات کو کمزور اور فن طب کمل اور کامیاب علم کو اس درجہ بدنام کر دیا تھا کہ اب ملک کی توجہ دوسری طب کی طرف نہایت تیزی سے مبذول ہو رہی تھی پبلک کی طب یونانی سے بدظنی حق بجانب تھی جب دواؤں کا اثر نااہلوں کے ہاتھوں فنا ہو چکا تو مریضوں کا صحت یاب ہونا بھی دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا تھا ان دقتوں کو دیکھتے ہوئے بعض ہمدردان طب یونانی نے جا بجا زر کثیر صرف کر کے دواخانے کھولے اور الحمدللہ جہاں ان دواخانوں کا اثر ہے وہاں اطبائے یونانی ہر ایک بیرونی طرز علاج سے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ دواخانہ کیمیائے اودھ مفردات و مرکبات کی فراہمی اور تیاری میں انتہائی احتیاط و صحت ملحوظ رکھتا ہے۔ اصلی اور عمدہ دوائیں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ مرکبات کی مفصل فہرست ایک کارڈ روانہ کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے چند منتخب اشیا ذیل میں درج کیے جاتے ہیں امتحان کے لیے طلب فرما کر کارکنان کی ہمت افزائی کرنا پبلک پر فرض ہے۔

ماء اللحم عنبری ۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے دل و دماغ کو تقویت دیتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مسمن و مقوی باہ ہے۔ قیمت فی بوتل .... ۴؏

معجون مقوی باہ ۔ (یہ نسخہ خاص) رقت اور ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے صرف دو ہفتہ استعمال کرنے کے بعد آپ اپنی قوت پر ناز کر سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ .... ۱۰؏

طلائے احمر سلطانی ۔ یہ نسخہ عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ مدظلہ العالی کے مجربات صدری سے ہے جو کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت جانفشانی سے تیار کیا ہے مقوی اعصاب ہے رطوبات فاضلہ کو دفع کر کے مایوسوں کو خوش صحت دیتا ہے۔ فی تولہ ... ۵؏

روغن عنبری ۔ بعض روسائے شہر کے اصرار سے عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ مدظلہ العالی نے تیل کا نسخہ ترتیب دے کر مرحمت فرمایا ہے اور نہایت محنت سے تیار کیا گیا ہے اسکے ایجاد کی غایت تو بالوں کا بڑھانا ہے اسکے ساتھ ہی دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا خشکی کو دور کرتا اور نیند لاتا ہے بالوں کو بڑھاتا اور جڑوں کو مضبوط کرتا بالوں کی سیاہی اور چمک کو بڑھاتا ہے انفلوئنزا یا ٹائیفائڈ فیور کے بعد جو بال گر جاتے ہیں اور کسی طرح نہیں بڑھتے یہ تیل ان امراض کی لائی ہوئی آفت کو دور کر کے بالوں کو حیرت انگیز طریقے سے بڑھاتا ہے غرضکہ عجیب الخاصیت تیل ہے تجربے سے اوصاف خود ظاہر ہو جائینگے۔ رنگ نہایت دلفریب اور خوشبو از حد بھینی اور مفرح ہے۔ قیمت فی شیشی ۳ اونس .... ۱۲؏

نوٹ :۔ تیل کے لیے ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے شرائط اور رعایات خط و کتابت سے معلوم ہونگے۔

(**نوٹ**)۔ ہر چیز کی اصل قیمت درج کی گئی ہے محصولڈاک وغیرہ خریدار کے ذمہ ہے۔ اسکے علاوہ اس کارخانہ میں ہر قسم کا شربت معجونیں۔ مربہ جات نہایت عمدہ تیار رہتے ہیں۔

سید محمد رضی منیجر دواخانہ کیمیائے اودھ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قرص الٰہی

پرانے اور نئے سوزاک اور وہ سوزاک
جو پرانے سوزاک میں لاعلاج صورت
اختیار کر لیتے ہیں چند روز میں ان
قرصوں اور پچکاری سوزاک سے مکمل
فائدہ ہو جاتا ہے۔ قرص فی ڈبی ۱۲ اور
دوا پچکاری ۵ اونس ...... ۲؏

عرق شمسی

یہ عرق طب یونانی کے قابل قدر ایجادات
سے ہے عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ
نے ترتیب دے کر یہ نسخہ کارخانہ کو مرحمت
فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت احتیاط
سے کیمیائی اصول کے ساتھ تیار کیا ہے
اس عرق سے نفخ شکم۔ دائمی قبض۔
ریاح بادی۔ شدید تخمہ۔ ہر قسم کی بد ہضمی
ضعف معدہ۔ اختلاج۔ حرارت جگر۔
حبس ایام سے کمزوری اور شکایات امراض
حیرت انگیز طریقہ سے دفع ہوتے ہیں ۶ ماشہ
۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک بچوں کو
اور ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک جوان
اور بڈھوں کو دیجیے اگر دو گھنٹہ
میں بھوک نہ لگے تو ہمارا ذمہ۔ قیمت
فی بوتل پانچ روپیہ ۔۔ ۵؏
(نوٹ) اس عرق کی بوتل دن بھر دھوپ
میں رکھی جائے اور شب کو سائے میں
اور یہ عرق ان لوگوں کو استعمال نہیں
کرنا چاہیے جن کو دستوں کا مرض ہو۔

اکسیر دمہ

امراض صدر پرانی کھانسی
اور دمہ کو ایک ہفتہ میں
خاطر خواہ فائدہ پہنچاتی ہے
فی درجن .... ۶؏

مولانا پنچ کی نوٹ بک

سے باچو اماں خوردم در عہد پیری آرزوست
تا کودکاں در پے فکندند ایں پیر دگر دشنام را

لیورپول کے طلبا نے مسٹر اسکوئتھ سابق وزیر اعظم انگلستان کو یونیورسٹی میں بغرض تقریر بازی مدعو کیا۔ حضرت نے انکار کر دیا اس گروہ سے تو شیطان نے بھی پناہ مانگی ہے بھلا مسٹر اسکوئتھ کس شمار قطار میں ہیں وہ تو منہ تاک میں لگے رہے۔ موقع پاتے ہی گروہ لاٹھی کیا اور کندھوں پر لاد کے لے جاتے۔ اسکوئتھ صاحب نے یونیورسٹی ہال میں کافی مسخرے پن کے ساتھ تقریر فرمائی اور لونڈوں کی اس شیخ طبعی سے بہت خوش ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ لونڈوں نے ان کے ساتھ سیری کی گدی نہیں کھیلی۔ سو منہ زاکت سے مرکوب بننا پڑتا۔ ہاں صاحب خوشی کیوں نہ ہوتی بڑھاپے میں لڑکپن کی کھیل سینگ کٹا کے بچھڑوں میں شامل ہونا خوش ہونے ہی کے قابل ہے۔ ایک زمانہ ہمارے راجہ پاٹھ پن کے اس ہوس میں تھیتی تھی کہ کوئی جوان گود میں لے کے اس کنارے سے اس کنارے پہونچا دے ہمارے جیسے سابق وزیر کو خیر آبادی نے نوجوانوں کی گرم آغوشی نصیب ہوئی۔

تعلیم دل بہ زور مسخر نے شود
کیں فتح بے شکست میسر نے شود

قانونی اصلاح پنچ ہر کندی سسیت جانیں یا ملزم اکالی مگر انصاف کے بیٹھے جاگتے دیوتا لارڈ ریڈنگ اگر عینک کو ذرا صاف کر لیں تو ان غلطی غلطیوں کی وضاحت کچھ مشکل نہیں جنکا ارتکاب خود ملازمین حکومت سے ہوا اور نتیجے کا پھل دوسروں کے منہ میں ذائقہ ہو گیا۔ عجیب بات ہے کہ انجیل نے کسی ابن آدم کو سوائے حضرت عیسےٰ کے خطا سے بری اور غلطی سے محفوظ قرار نہیں دیا۔ اسی مسیحی دنیا کے فرزند تو معمولی آدمی تو خیر ذاتی کی غلطیاں اعتقاد سیاں کہیں کا اگر اُسے غلطی نامہ دینا نہیں ہوتا ہے پھر بھی ہمیشہ مرکا جنی آدمی معصوم بنے رہتے ہیں۔ اسکو مولانا پیش ہوا

تو بہت سے ہیں مگر کہیں اس اشتعال انگیز غلطی کا ذکر نہیں ہے جو گوردوارے میں جوتا پہن کے جانے اور ہیکڑ خالی جتانے کے متعلق مشہور ہے۔ پنجابیوں کی ناز بیاد دست درازی قابل گرفت ہے مگر اس سے بڑھ کے جو برتاؤ سکھوں کے ساتھ روا رکھا گیا سکھوں کی رضامندی حاصل کرنے لیے کیا گیا کہیں مذکور نہیں۔ بہرحال یہ بات ترنج کے دیکھنے کی ہے کہ ستینٹ و ملزم کے۔ یہ صرف لارڈ ریڈنگ کو دیکھنی چاہیے۔ قانونی اعتبار سے جرائم ہیں جرم کبھی جاتی ہیں بہت ممکن ہے کہ انصاف اور قانون فطرت کے اعتبار سے وہ جرم کی حد میں نہ آئیں۔

ہے حکم یہ سرکار کا ہتھیار نہ باندھو
کرپان
سب اور حقیاں اوڑ تو دستار نہ باندھو

لوہے سے بہت ڈرتی ہے سرکار ہماری
ہتھیار سے میں گھنی کوئی زنجیر نہ باندھو

روزنامہ اکالی امرتسر ناقل ہے کہ تلہ گنگ کے قریب گوجرانوالہ میں کسی ٹھیکیدار نے ایک اکالی کو کام کرنے کے لیے بھیجا وہ کام میں مشغول تھا کہ ایک گورے صاحب نے پوچھا کیا تم اکالی ہو؟ اس نے اقرار کیا صاحب نے پوچھا تمہارے پاس کرپان ہے۔ اکالی پاس نکالنے لگا اتنے میں گورے صاحب نے کرپان پکڑ لیا اور ہنٹروں سے بیچارے کی خوب خبر لی پھر گورکھے سپاہی کو حکم دیا کہ لے جاؤ حوالات۔ مگر اس نے باہر لے کے چھوڑ دیا۔ کرپان واپس نہیں کی۔

اللہ رے غیظ و غضب! بھلا اب دنیا میں اکالی کو جگہ کیونکر مل سکے گی۔ کرپان تو خیر بڑی چیز ہے۔ سوئی نیل و نہار سے تو رنت گھڈنی رطلال، سرونا دیپنا بھی نا عاقبت اندیش صاحب لوگوں کو طیش دلائے گا۔

ہے کوئی خیر خواہ جو ان چیزوں کو بھی لائسنس کے حوالے کرے اور قانون بنائے؟

یا سر یا سرو ہی

۳۰ اکتوبر کے "دان" دہلی نے سیاست سے ایک خبر نقل کی ہے کہ علمائے عراق کی جلاوطنی رنگ لائی۔ امیر فیصل کے خلاف ایرانی مشتعل ہو رہے ہیں حکومت جمہوریہ انگورہ اور ایران میں عراق کو باہم تقسیم کرنے کا مشورہ ہو رہا ہے۔

اگر یہ خبر صحیح ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ عنقریب عراق کی سرزمین سے پھر خون کے چشمے پھوٹیں گے۔ کوئی تعجب نہیں کہ حکومت عراق ایرانی علما کو تو نکال چکی اب ترکی اور ایرانی رعایا کو عراق سے نکالنے پر مجبور ہو جائے اور روم پور کے مشہور صاحبزادے کی نقل اصل ہو جائے کہ ہم بھی برطرف وہ بھی برطرف یہ بھی برطرف۔ ہمیں انتظار ہے کہ ہماری بھولی گورنمنٹ حفاظت ہند کی طمع میں اس قضیہ نامرضیہ میں کیا چال مناسب سمجھتی ہے۔ اور حق علمبرداری کا نباہ کیسے نگینے تک کیا جاتا ہے۔

بارے یہ تمام ہتھکنڈے نامراد بالشویکوں کے معلوم ہوتے ہیں۔ ایران کی جانب جو ہاتھ بالشویکوں نے بڑھایا ہے وہ بظاہر معاندانہ اور بباطن موافقانہ ہے دنیا کا اجتماع پنج ایران کی طرف دیتا ہے اور چوٹ عراق پر کرنے والا ہے۔ یہ ایک جھکائی ہے۔

آخر چل بسے

ہمارے پرانے مہربان حاجی سر فتح علیخاں قزلباش رئیس لاہور ۲۹ اکتوبر کو اس جہان میں کسی طرح مر گئے اور جنت سدھارے آپ کی دینی حمیت نیا منی قومی سرگرمی دونا منتیوں پر بار تھی اور جدھر وہ منہ اٹھا دیتی تھیں تو سیلاب اُمنگ کا پھر جاتا تھا تاہم ایک باطبع حلیم اور نیک آدمی کا نام فہرست ہستی سے کٹ گیا جسکا ہمیں بھی افسوس ہے۔ شیعہ کالج لکھنؤ آپ کی کوششوں کا زیر بار احسان ہے۔ آپ اسکے منصرم تھے مگر بیماری کے باعث استعفا دینے والے تھے کہ اجل نے زبردستی استعفا دلوا دیا۔ شاید زندگی سے استعفا دینے کے وقت کوئی ایسا عقیدتمند سرہانے نہ تھا جو ہاتھ جوڑ کے کہتا کہ حضرت خدا کے لیے استعفا نہ دیجیے آپ کا استعفا ٹرسٹی منظور نہیں کرتے۔ خدا مرحوم کو

جہاد ہمت میں پڑے اور وہ دشمنوں کی خدمت لینے بعد مرگ مجبور نہ ہوں کیا معنے کہ اس جہان میں ان دعاؤ نیکیوں کے بغیر آپ کا کام نہیں چلنا تھا۔

مرگ نو

اگر انگلستان بہ زبان حال یہ کہے کہ:-

دل پھٹ ہی چکا تھا کہ صدمے جگر آئی

تو حق بجانب انگلستان ہے کیا معنے کہ ہمارے مسٹر … کے بعد باترلا صاحب بھی ۳۰ اکتوبر کو چل بسے۔ انا للہ … افسوس۔

طبیعتوں کا انقلاب

ایک زمانہ تھا کہ بدکار کی تعریف و توصیف کیسی اُسکا نام لینا بھی لوگ پسند نہ کرتے تھے یکایک رنگ بدلتا ہے تو انھیں کانوں نے یزید اور … کی مدح میں قصیدے سُنے۔ ایک وقت وہ تھا کہ پردہ نشینی کسی شریف خاتون کے واسطے موجب فخر تھی آج پردہ نشین عورت جاہل بلکہ بیوقوف سمجھی جاتی ہے کبھی جورو کی کمائی سے لوگ اجتناب کرتے تھے وہ رو کھانا تھا جو جورو کی کمائی کھائے آج وہ جورو ہی نہیں جو امور معاش میں بہترین مددگار نہو۔ بھلا یہ انقلاب کس کے مان کا ہے جو بعض لاہوری جرائد غضبناک ہو رہے ہیں اسے بھی جانے دو بعض لوگ اچھا کہتے ہیں اور اسکی تمہید کے راگ گا رہے ہیں تو گانے دو۔ انقلاب تو یہی ہے کیا لاہور میں ڈائر صاحب اور اوڈائر صاحب کے ثناخواں نہیں ہیں۔

بنیا تولتا نہیں سپرو کہتے ہیں پوری تول

جنرل سمٹ صاحب کینیا کے فیصلے کی نظرثانی کرنے پر آمادہ نہیں ہیں مگر سپرو صاحب کہتے ہیں کمیٹی بناؤ ہندوستانی گورنمنٹ کی طرف سے ایک ممبر ملواؤ جس کا مرتبہ گورنمنٹ کم نہو۔ انگلستانی خیرخواہان ہند ایک طرف تو سپرو کی تائید کرتے ہیں دوسری طرف سے کہتے جاتے ہیں ہ

یہ برطانوی گورنمنٹ فیصلہ کینیا میں رد و بدل نہیں کر سکتی

بھی جو نمایاں برودے کے بچنے پچنے پائے۔ بس مقدمہ کا صرف منقد نتیجہ نکلنے والا ہے کہ چند ہزار پونڈ ہندوستانی خزانہ سے ریلوے اور جہازی کمپنیوں یا ہوٹلوں کے خلقے میں چلے جائیں گے فیصلہ کینیا میں اگر بہت رد و بدل ہوا تو دو سے سوا دو یا پونے تین ہندوستانی ممبر … کی کونسل میں بھرتی کر لیے جائینگے۔ اور ہمارے دوست ہندوستان میں پہنچتے ہی کامیابی کے رجز پڑھیں گے ہمارا وزیر سے وزیر لوہڑی کشتی جیت کے آیا ہوں۔ جنرل سمٹ قالب انسانی میں دیو ہے مگر ہم عشر سے بچیت پہلوان ایک ہی داؤ کھیر میں دیو کو اٹھا کر دے دیا۔ لے اب مٹھائی کھلواؤ دعوتیں دو پارٹیاں کرو۔

نمی گزارد

تباہی ہندوستان کا پیچھا نہیں چھوڑتی سُنتے ہیں کہ ورنہ یا گرم اور بھاچھا پچھیا گرام کے درمیان کثرت بارش کے سبب ریل نہیں چل سکتی۔ تالاب اُبل پڑے۔ پٹریاں اکھڑ گئیں۔ یہ بھی قدرت کی دل لگی بازی ہے۔ اللہ میاں … مگر دل لگی جان لیوا ہے۔

سنت پاستان

سُنتے ہیں کہ لیڈی ریڈنگ آصف الدولہ کے امام باڑے میں قفس پر سوار کی گئیں۔ معلوم نہیں پردہ (رسم قدیم) بھی تھا یا نہیں۔

مضائقہ ندارد

تو عیت اسلام نے یورپین جمہوریت کا بھیس بدل لیا خلافت نے صدارت کا روپ بھرا۔ تازہ خبر گرم ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال جمہوریت ترک کے صدر منتخب ہو گئے۔ دیکھیے یہاں کی خلافت کمیٹیاں اب اپنا نام بدلتی ہیں یا نہیں۔ وہی ہوا جو ہم کہتے تھے۔

"حور"

اس نام کا ہفتہ وار رسالہ کلکتہ سے جنت آرامگاہ منشی ہو… مگر پیدا ہو جائے تو تعجب نہ کیجیے۔ ساگر دت لین ۱۸ کلکتہ سے بیگم صدیق انصاری نکالتی ہیں۔ عمدہ لکھائی چھپائی اور صفائی کے خط سے آراستہ ہے۔ طبعاً ہم کو طبقہ نسواں کا اس طرح میدان میں آنا شریعت کا گوارا نہیں ہے مگر ان کے خیالات سے اطمینان ہو گیا کہ وہ اس نے جو حق طلب کیے ہیں۔ "ایکے حصول کے لیے جدید یورپین تمدن کی اشاعت۔ خواتین فرنگ کی کورانہ تقلید سے پیہم ڈانسنگ۔ ڈنر۔ بال۔ تھیٹر۔ بے نقابی اونچی ایڑی کے بوٹ …… وہ رسم سنگ کے جوڑے کے لیے خواتین فرنگ اخلاق و آداب کے نظائر پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ …… کتاب و سنت اور خواتین اسلام کی عملی زندگیوں سے ان تاریکیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔"

اگر رسالہ میں یہی اصول ہمیشہ ملحوظ رہے تو امید ہے کہ یہ رسالہ اس آزادی کے زمانے میں نہایت کارآمد ہوگا۔

اشتہار کا چربہ اسی تنقید کے ذیل میں چھپا ہے۔ قیمت کا حال اس سے معلوم ہوگا۔ طلب کیجیے اور دیکھیے۔

[illegible] ...ضہ سے ... بچنے والے ... ادویہ

...بات

[illegible] ... اکسیر کا کام کرتی ہے ... ایسی ... کیسی ہی خراب ہو آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ... جگر ... [illegible] ... شیشی کلاں عما ... خورد ... [illegible]

حب فاذ زہر

... حکمائے متقدمین کا ہے ... کے لیے ... [illegible] ... تمام ... قیمت ... [illegible]

فہرست کلاں طلب فرمایئے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱- ہوادار و کشادہ مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کافی آتی ہو۔
۲- گرد و اطراف ... کیچڑ ... سے ... [illegible] ... لوبان - صندل - کافور ... [illegible] ... جلانا۔
۳- کافور کا ہر وقت ... پاس ... [illegible] ... سیب - گل ... [illegible]
... کا پاس ... [illegible]
۴- سرکہ خاص ... [illegible] ... روزانہ صبح کر لیا جائے ... [illegible] ... پانچ تیلیاں ... کی ۲ عدد کالی مرچ پیس کر پینا۔
۵- کثرت سے جماع - زیادہ محنت و ریاضت ... دھوپ میں چلنے اور شب بیداری سے پرہیز کریں۔
۶- ... استعمال کریں ... [illegible] ...
۷- ... ترکاریاں ... [illegible] ... کھیرا - ... پتے کی دال - ... کی دال - ... [illegible] ... مچھلیاں ... [illegible] ... تمام ... [illegible] ... سخت پرہیز کریں۔
۸- ... [illegible] ... سے پرہیز کرنا چاہیے۔
۹- ... [illegible] ... مریض ... صاف ... [illegible] ... حاذق ... طبیب سے ... رجوع کی جائے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

منیجر دواخانہ معدن الادویہ - وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنیوالے معدہ کو تقویت دینیوالے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں ... کے لیے استعمال کی جاتی ہے ... طاعون میں ... مفید ہے ... [illegible] ... قیمت ... شیشی کلاں ... خورد ...

عرق ہاضم ترش

یہ عرق ہیضہ ... سے حفاظت کرتا ہے ... [illegible] ... ہضم کرتا ہے۔
فی شیشی کلاں ... خورد ...

اپنا پتہ و نام صاف لکھیے
اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین صاحب جج ... [illegible] ... علاوہ مصنفات ... اردو زبان کو ... [illegible] ...
علم الاخلاق ... [illegible] ...
... قیمت ... [illegible] ...
افراد ... [illegible] ...
... مذہب و سائنس ... [illegible] ...
... [illegible] ... کمیشن ... دیا جائے گا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) ... [illegible] ... پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) قیمت جمع شدہ کے ... ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔
(۴) بحساب ... فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔
... [illegible] ...
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) ... [illegible] ...
(۲) ... [illegible] ...

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

... المطابع ... لکھنؤ ... [illegible] ... شائع ہوا